

71202 - نصف جسم مفلوج والا شخص وضوء کس طرح اور نماز کیسے ادا کرے گا ؟

سوال

عورت جس کا نصف جسم مفلوج ہے اس کے لیے وضوء کرنا مشکل ہے، سوال یہ ہے کہ:
 وہ وضوء یا تیمم کیسے کرے ؟
 کیا اس کے لیے مٹی لائی جائے یا کیا کیا جائے ؟
 کیا وہ دیوار (جس پر غبار نہ ہو) سے تیمم کرے یا کچھ اور ؟
 اس کے تیمم کا طریقہ کیا ہو گا ؟
 اور وہ نماز کیسے ادا کرے گی ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اول:

جو مریض پانی لانے اور وضوء کرنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو، یا پھر حرکت کرنے سے قاصر ہو تو اس کی حالت کو دیکھا جائے گا:

اگر تو اس کے لیے نماز کے وقت پانی لانے والا شخص موجود ہو اور اسے وضوء کرانے میں تعاون کرے تو اس کے حق میں وضوء کرنا واجب ہے۔

اور اگر اس پانی لا کر دینے والا اور وضوء میں معاونت کرنے والا کوئی نہ ہو تو اس وقت اس مریض کے لیے تیمم کرنا مشروع ہے، اور یہ مریض پانی نہ پانے اور پانی کی عدم موجودگی کا حکم پائے گا۔

اس لیے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

جہاں تک ہو سکے اللہ تعالیٰ کا ڈر اور تقویٰ اختیار کرو التغابن (16).

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جب میں تمہیں کوئی حکم دوں تو حسب استطاعت اس پر عمل کرو "

صحیح بخاری حدیث نمبر (7288) صحیح مسلم حدیث نمبر (1337)

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالیٰ " المغنی " میں کہتے ہیں:

" جو مریض حرکت کرنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو اور اسے پانی لا کر دینے والا بھی کوئی نہ ہو تو وہ پانی نہ پانے والا کی طرح ہی ہے، کیونکہ وہ پانی تک پہنچ ہی نہیں سکتا، چنانچہ یہ اس شخص کے مشابہ ہوا جو شخص کنواں تو پائے لیکن اس سے پانی نکالنے کے لیے کوئی چیز نہ ہو۔

اور اگر وہ نماز کا وقت نکلنے سے قبل پانی لانے والا شخص پا لے تو وہ پانی پانے والے کی طرح ہے؛ کیونکہ وہ اس شخص کی طرح ہے جو وقت کے اندر پانی نکالنے والی چیز پا لے۔

اور اگر اس کے آنے سے قبل اسے نماز کا وقت نکلنے کا خدشہ ہو تو ابن ابی موسیٰ کا کہنا ہے:

وہ تیمم کرے، اور اس پر نماز کا اعادہ نہیں ہے۔

اور یہ بہتر قول ہے؛ کیونکہ وہ وقت کے اندر پانی نہیں پا سکا، چنانچہ مطلق طور پر پانی نہ پانے والے کی طرح ہوا " انتہی

دیکھیں: المغنی (1 / 151)۔

اور مرداوی رحمہ اللہ تعالیٰ " الانصاف " میں رقمطراز ہیں:

" اگر مریض حرکت کرنے سے قاصر ہو اور اسے وضوء کرانے والا بھی کوئی نہیں ہو تو اس کا حکم پانی نہ ملنے والے شخص کا ہو گا۔

اور اگر وضوء کرانے والے کا انتظار کرنے میں نماز کا وقت نکل جانے کا خدشہ ہو تو تیمم کر کے نماز ادا کر لے، اور صحیح مذہب یہی ہے کہ وہ نماز دوبارہ نہیں لوٹائے گا " انتہی

دیکھیں: الانصاف (1 / 265)۔

اور " شرح العمدة " میں شیخ الاسلام کہتے ہیں:

" اگر اس کے لیے پانی استعمال کرنا ممکن نہ ہو یعنی وہ حرکت کرنے سے عاجز ہو اور اسے پانی دینے والا شخص بھی نہ ہو تو وہ پانی نہ ملنے والے کی طرح ہی ہے، اور اگر اسے پانی دینے والا شخص ہو تو وہ وقت میں پانی حاصل کرنے والا ہے "

دیکھیں: شرح العمدة (1 / 433 - 434) .

اور " الموسوعة الفقهية " میں بیان کیا گیا ہے کہ:

" وہ عاجز شخص جو پانی استعمال کرنے کی قدرت نہ رکھتا ہو تیمم کر کے نماز ادا کرے گا، اور مکرہ اور محبوس اور پانی کے قریب بندھے ہوئے، اور سفر اور حضر میں کسی درندہ اور حیوان یا انسان سے خائف شخص کی طرح نماز نہیں لوٹائے گا، کیونکہ وہ وہ حکما پانی کے عدم حصول میں داخل ہوتا ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" بلا شبہ مٹی مسلمان کے لیے طہارت کا باعث ہے، چاہے اسے بیس برس تک بھی پانی نہ ملے، چنانچہ جب اسے پانی ملے تو وہ اسے اپنے جسم پر استعمال کرے، کیونکہ یہ بہتر ہے " انتہی

دیکھیں: الموسوعة الفقهية (14 / 260) .

آپ مزید تفصیل کے لیے سوال نمبر (20935) کے جواب کا بھی ضرور مطالعہ کریں.

دوم:

اگر وہ وضوء کے بعض اعضاء دھو سکتا ہو، اور باقی اعضاء کے دھونے میں بیماری مانع ہو، تو اس کے لیے حسب استطاعت وضوء کے اعضاء دھونے ضروری ہیں، اور جو رہ گئے ہیں اس کے بدلے میں تیمم کر لے

سوال نمبر (67614) کے جواب میں اس کا بیان ہو چکا ہے.

سوم:

تیمم کرنے کا طریقہ درج ذیل ہے:

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ " الشرح الممتع " میں لکھتے ہیں:

" میرے نزدیک سنت کے مطابق تیمم کا طریقہ یہ ہے کہ: آپ اپنے دونوں ہاتھ بغیر کھلی ہوئی انگلیاں زمین پر مار کر اپنے چہرے اور دونوں ہتھیلیوں پھیر لیں، تو اس طرح تیمم مکمل ہو جائیگا " انتہی

دیکھیں: الشرح الممتع (1 / 488) .

اس کی تفصیل سوال نمبر (21074) کے جواب میں بیان ہو چکی ہے.

چہارم:

جب پانی استعمال کرنے سے عاجز مریض تیمم کر کے نماز ادا کرے اور نماز سے فراغت کے بعد پانی کے استعمال میں آسانی ہو جائے تو اس کے لیے نماز لوٹانی لازم نہیں ہو گی، کیونکہ اس نے اپنے ذمہ واجب کی ادائیگی کر لی ہے، اور جس فعل کا اسے حکم تھا وہ سرانجام دے چکا ہے۔

شیخ الاسلام " شرح العمدة " میں لکھتے ہیں:

" کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اسے ایک نماز کی ادائیگی کا کہا ہے جسے وہ حسب الامکان ادا کرے گا، اور جس چیز سے عاجز ہو وہ عاجز ہونے کی بنا پر ساقط ہو جائیگی۔

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" پاکیزہ مٹی مسلمان شخص کے لیے طہارت و پاکیزگی ہے "

اور فرمان نبوی ہے:

" آپ کو مٹی کافی تھی "

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ مٹی پانی کے مطلقاً قائم مقام ہے " انتہی

دیکھیں: شرح العمدة (1 / 425) .

پنجم:

گھر کی دیوار پر ہاتھ مار کر تیمم کرنے میں علماء کرام کا اختلاف ہے، اس کی وجہ درج ذیل فرمان باری تعالیٰ کی مراد میں علماء کا اختلاف ہے:

چنانچہ تم پاکیزہ مٹی سے تیمم کرو النساء (43) .

اس آیت کی صحیح تفسیر اور معنی یہ ہے کہ: اس سے وہ مٹی مراد ہے جو زمین پر ہو، چاہے وہ مٹی ہو یا ریت یا پتھر وغیرہ .

اس بنا پر اگر دیوار پر کسی چیز روغن وغیرہ کا لپہ نہ ہو تو اس دیوار پر تیمم کرنا جائز ہے، چاہے اس پر غبار ہو یا نہ، کیونکہ وہ دیوار مٹی کی ہے، اور اگر اس پر لپہ (لکڑی یا پینٹ) کیا گیا تو یہ لکڑی یا پھر پینٹ ہے جو مٹی کی

جنس سے نہیں چنانچہ اس سے تیمم جائز نہیں ہو گا۔

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (36774) کے جواب کا مطالعہ کریں۔

ششم:

رہا مسئلہ حرکت سے عاجز مریض کی نماز کا تو اس کے متعلق " الموسوعة الفقهية میں یہ بیان ہوا ہے:

" جمہور علماء کرام کے ہاں مریض یا فالج زدہ شخص نماز اس طرح ادا کرے گا جس طرح اس میں استطاعت ہو، کیونکہ کسی فعل سے عاجز شخص کو اس فعل کا مکلف نہیں کیا جائیگا، چنانچہ جب کھڑا ہونے سے عاجز ہو تو بیٹھ کر رکوع اور سجود کر کے نماز ادا کرے گا، اور اگر اس سے بھی عاجز ہو تو بیٹھ کر اشارہ کے ساتھ نماز ادا کرے، اور سجدہ کے لیے رکوع سے کچھ زیادہ جھکے گا، اور اگر وہ بیٹھنے سے بھی عاجز ہو تو لیٹ کر اشارہ کر لے، کیونکہ عذر کی بنا پر رکن ساقط ہوا ہے، چنانچہ عذر کے مطابق ہی کیا جائیگا۔

عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں بیمار ہوا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے اور فرمایا:

" کھڑے ہو کر نماز ادا کرو، اگر کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے کی استطاعت نہیں تو لیٹ کر اشارہ کے ساتھ نماز ادا کر لو " انتہی

دیکھیں: الموسوعة الفقهية (26 / 208)۔

شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ تعالیٰ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

" میرے والد صاحب کو بائیں جانب فالج ہے جس کی وجہ سے وہ حرکت نہیں کر سکتے، اس بنا پر وہ نہ تو چل سکتے ہیں، اور نہ ہی خود بیت الخلاء جا سکتے ہیں، تقریباً دس برس سے ان کی حالت یہی ہے، لیکن تین یا چار ماہ سے اس مرض میں شدت پیدا ہو چکی ہے، لہذا کیا وہ اس بنا پر نماز ترک کر سکتے ہیں، کیونکہ وہ نماز کے لیے طہارت نہیں کر سکتے ؟

اور اگر ان کے لیے ایسا کرنا جائز نہیں تو پھر طہارت اور نماز کے لیے انہیں کیا کرنا ہو گا ؟

اور اس حالت میں نماز معاف ہونے کے اعتقاد کی بنا پر بیماری میں جو نمازیں انہوں نے ادا نہیں کیں اس کا کیا جائے ؟

شیخ کا جواب تھا:

"مسلمان شخص جب تك عقل مند رہے اس سے نماز ساقط نہیں ہوتی لیکن وہ اپنی حالت کے مطابق نماز ادا کرے گا:

کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

حسب استطاعت اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اور ڈر اختیار کرو .

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"نماز کھڑے ہو کر ادا کرو، اور اگر کھڑے ہونے کی طاقت نہیں تو پھر بیٹھ کر اور اگر اس کی بھی آپ میں استطاعت نہیں تو پھر پہلو کے بل لیٹ کر"

چنانچہ آپ کے والد جنہیں فالج کی بیماری ہے اگر وہ اپنے صحیح ہاتھ سے خود وضوء کر سکتے ہیں تو وضوء کریں وگرنہ کوئی اور شخص انہیں وضوء کرائے کیونکہ اس پر یہ واجب ہے۔

اور اگر وہ پانی سے وضوء نہیں کر سکتے تو پھر تیمم کریں۔

اور اگر خود تیمم نہیں کر سکتے تو کوئی دوسرا شخص انہیں تیمم کرائے کہ ان کے گھروالوں یا اس کے پاس کوئی بھی موجود شخص اپنے دونوں ہاتھ مٹی پر مار کر طہارت کی غرض سے مریض کے چہرے اور اس کے ہاتھ پر پھیرے، اور وہ اپنی حالت کے مطابق بیٹھ کر یا پہلو کے بل لیٹ کر رکوع اور سجدہ کے لیے حسب استطاعت سر کے ساتھ اشارہ کر کے نماز ادا کریں۔

اگر وہ فالج کی بنا پر سر سے اشارہ نہیں کر سکتے تو پھر سجدہ اور رکوع میں آنکھ سے اشارہ کر کے نماز ادا کر لیں۔

الحمد دین میں آسانی اور سہولت ہے، لیکن اس کا یہ معنی نہیں کہ نماز بالکل ادا ہی نہ کی جائے، بلکہ جیسا ہم بیان کر چکے ہیں کہ وہ اپنی حالت کے مطابق نماز ادا کرے، اور جو نمازیں نے ادا نہیں کیں بقدر استطاعت انہیں ادا کرے" انتہی

دیکھیں: المنتقی من فتاویٰ الفوزان (4) نمبر (27)۔

واللہ اعلم .